© rasailojaraid.com

تنقید و تبصرہ

قرآنِ محکم مصنف مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی ۔ ناشر مجلس معارف ا دار العلوم دیوبند ۔

قرآنِ حکیم کے بارے میں اہلِ علم کے ایک حلقہ میں عرصہ دراز تک یہ تصور ر قرآن میں بہت سی ایسی آیات ہیں، جن کی تلاوت تو کی جاتی ہے، لیکن اُن کا حکم اب نہیں رہا ۔ اور عملاً وہ منسوخ ہیں ۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی سے پہلے نسخِ آیات کے پانچ سو آیتوں کو منسوخ مانتے تھے، علامہ سیوطی نے صرف اُنیس آیات کو منسوخ مانا اور باقی کو غیر منسوخ ثابت کیا ۔ اس کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب آئے انہوں نے اُن انہ میں سے صرف پانچ کو منسوخ قرار دیا ۔ زیرِ نظر رسالہ کے مصنف مولانا عبدالصمد رحمانی صاح نے سرے سے نسخ کے اس تصور کا کہ بعض آیاتِ قرآنی کی تلاوت تو ہوتی ہو، لیکن اُن عمل منسوخ ہو گیا ہو ۔ انکار کیا ہے، اور اسے دلائل سے ثابت کیا ہے ۔ اور ساتھ ہی جن پانچ آیات کو شاہ ولی اللہ نے منسوخ قرار دیا ہے اُن کی توجیہہ کر کے بتایا ہے کہ د منسوخ نہیں ہیں ۔

فاضل مصنف نے سب سے پہلے اُن آیاتِ قرآنی سے بحث کی ہے ۔ جن سے نہ کا جواز نکالا گیا ہے ۔ موصوف نے ثابت کیا ہے کہ ان آیات سے نسخ کا استخراج غلط فہمی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مبنی ہے ۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ متقدمین کی نسخ سے کیا مراد تھی، اور متأخرین نے اُسے بعد میں کیا معنی پہنا دیئے ۔ مولانا رحمانی نے ائمہ سلف کے حوالے دے کر اس امر کا اثبات کیا ہے کہ "جو نسخ قرآن مجید کے منافی ہے ، اور قرآن مجید کی آیتوں میں جس نسخ کا انکار کیا جاتا ہے ، وہ نسخ بمعنی خاص یعنی ازالہ للحکم بحیث لایجوز امتثالہ ہے ، نہ کہ نسخ بمعنی عام اور بمعنی لغوی ۔ کیونکہ نہ یہ قرآن کے منافی ہے نہ اس کا کسی کو انکار ہے ۔ بلکہ اس معنی میں تو علماء کرام حدیث کو بھی قرآن مجید کا ناسخ قرار دیتے ہیں . . ."

علمائے متقدمین کے نزدیک نسخ بمعنی عام اور بمعنی لغوی کے تحت تقیید، تخصیص تاویل ، استثناء ، بیان متبادر، غیر متبادر ، قید اتفاقی ، تخصیص عامی وغیرذلک سب آجاتے ہیں ۔ درآں حالیکہ علماء متاخرین نے اسے اپنے خاص معنوں میں استعمال کیا ۔ اس اختلاف اصطلاح کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہوئیں ۔ اور مخالفوں کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے کا موقع ملا ۔

زیر نظر رسالہ کے مقدمہ میں جسے مولانا ظفیر الدین صاحب نے لکھا ہے ، اس سلسلے میں مولانا عبید اللہ سندھی کا بھی ذکر کیا ہے ۔ مولانا سندھی نے قرآن مجید کی اُن پانچ آیات کو جنہیں شاہ ولی اللہؒ نے منسوخ قرار دیا تھا ۔ غیر منسوخ بتایا تھا اور ان میں سے ایک آیت کی تطبیق بھی کی تھی ۔ مولانا سندھی نے لکھا ہے کہ شاہ صاحب دراصل قرآن کی کسی آیت کو منسوخ نہیں مانتے ۔ اور اُس وقت انہوں نے یہ بات صراحتاً اس لئے نہ لکھی کہ اُن کا یہ قول معتزلہ سے مشابہ ہوجاتا ۔ اور لوگ اس پر اعتراض کرتے ۔ چنانچہ وہ پانچ آیات جنہیں شاہ صاحب نے منسوخ مانا ہے ۔ اُن کی توجیہہ زیادہ مشکل نہیں ۔

غرض مولانا عبدالصمد رحمانی نے یہ رسالہ لکھ کر حضرت شاہ ولی اللہؒ کے اس کام کی تکمیل کردی اور پوری طرح ثابت کر دیا کہ قرآن مجید کی کوئی آیت ان معنوں میں منسوخ نہیں ، جن معنوں میں متأخرین نے انہیں منسوخ مانا ۔

۱۲۰ صفحے کا یہ رسالہ اس بحث پر ہر لحاظ سے محیط ہے ۔ اور اسے پڑھ کر یہ ماننا پڑتا ہے کہ "قرآن مجید کی ہر آیت اپنی جگہ پر محکم ہے اور قرآن مجید میں کوئی ایسا حکم موجود نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے، جس پر عمل کسی زمانے میں ہمارے لئے ضروری قرار دیا گیا ہو اور اس کا ہمیشہ
اس طرح ازالہ کیا گیا ہو کہ اس پر کسی حالت میں عمل پیرا ہونا جائز نہ ہو۔ اور اب
قرآن مجید میں محض تبرکاً تلاوت میں ہو۔"

رسالہ "قرآن محکم" مجلد ہے — قیمت ۲/ دو روپے

تفسیر المعوذتین

قرآن مجید کی آخری دو سورتوں سورۃ الف
سورۃ الناس کی تفسیر پر یہ عربی رسالہ مش
اصل تفسیر فارسی میں تھی جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم مؤسس دارالعلوم دیوبند کا ایک مختصر
"اسرار قرآنی" کے نام سے ہے جس میں اُن کے متعدد مکتوب ہیں۔ ان میں سے
مکتوب استعاذہ اور المعوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کے بارے میں ہے
اس فارسی مکتوب کا ترجمہ مولانا کیرانوی فاضل دارالعلوم دیوبند نے عربی میں کیا ہے
مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند نے اسے شائع کیا ہے۔

تفسیر کا اصل متن ۴۴ صفحات میں آگیا ہے۔ شروع میں "کلمۃ التعریف" کے نا
مولانا محمد طیب صاحب مدیر دارالعلوم دیوبند کا مقدمہ ہے، جس میں موصوف نے مولانا
کے مختصر حالاتِ زندگی دیئے ہیں۔ اور "فلسفۂ قاسمیہ" کا تعارف کرایا ہے۔ مولانا طیب صا
لکھتے ہیں:-

"فلسفۂ قاسمیہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ مسائل اساسی
سے متعلق ہے، جس پر کہ [illegible] ہے۔ دوسرے حصے کا موضوع
مسائلِ [illegible] سے ہے، جن کا ایک لحاظ سے عقیدہ اسلامی سے تعلق ہے، اور
ایک لحاظ سے انسانی اعمال سے بھی، اُن کے عمومی و اصولی معنوں میں۔ اور
فلسفۂ قاسمیہ کے تیسرے حصے کا مدلول فروعی و اجتہادی مسائل ہیں۔ یعنی
مولانا محمد قاسم نے علوم کے ان سب شعبوں پر بحثیں کی ہیں۔ اور اس اعتبار

© rasailojaraid.com